



سوال

(220) ابوہریرہؓ کی حدیث کی صحت

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

بعض علماء کرام ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں۔

"قال: فطم موسى عين ملك الموت ففتأها"

"اس بات کا ہم روکیسے کر سکتے ہیں؟ جبکہ یہ بات بھی معلوم ہے کہ یہ حدیث اسرائیلیات میں سے ہے؟ تو ایک نبی کے لیے کیسے جائز ہے۔ موت کے فرشتہ کو مارے جبکہ معلوم ہے کہ یہ ملک الموت ہے؟ (فتاویٰ الامارات: 112)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

یہ حدیث بخاری و مسلم نے اپنی صحیحین میں لائے ہیں۔

کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث ہے۔

"ففتأ ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ((جاء ملك الموت إلى موسى عليه السلام فقال له: أحب ربك. قال: فطم موسى عين ملك الموت ففتأها. قال: فرجع الملك إلى اللہ عز وجل. فقال: إنك أرسلتني إلى عبدك لا يرید الموت، وقد فتأ عيني. قال: فرؤ اللہ عنہ وقال: ارجع إلى عبدي قتل: النجاة ثريد؛ فان كنت ثريد النجاة ففتأ يدك على نبت ثور، فما توارث بيدك من شعرة، فإتاك تقيش بناسنة. قال: ثم من؟ قال: ثم ثوب. قال: فالآن من قريب. قال: رب، أذنني من الأرض المقدسة زمين؛ ففتأ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: لو أني عنده لأرسلنكم قبره، إلى جانب الطريق، عند الكتيب الأحمر"

نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس موت کا فرشتہ آیا لیکن لگاپنے رب کا حکم قبول کر تو موسیٰ علیہ السلام نے تھپڑ مار کر اس کی آنکھ پھوڑ دی۔ فرشتہ رب کے پاس چلا گیا۔ کہنے لگا اللہ آپ نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا کہ جو موت کو ناپسند کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا دوبارہ اس کی طرف لوٹ جا اور اس سے کہہ بے شک تیرے رب نے تیرے لیے یہ کہا ہے کہ اپنا ہاتھ کسی بیل کی پٹھ پر رکھ تو جتنے بال تیرے ہاتھ کے نیچے ہوں گے اتنے سال زندہ رہے گا۔ تو ملک الموت موسیٰ علیہ السلام کی طرف لوٹ کر آیا اور وہی پیغام دیا کہ موسیٰ علیہ السلام کے لیے اس کے رب نے کہا: موسیٰ علیہ السلام فرمائے لگے۔ اس کے بعد کیا ہوگا؟ تو کہنے لگے اس کے بعد موت تو کہنے لگے اب (روح قبض کر لے) تو ملک الموت نے اسی وقت ان کی روح قبض کی۔

تویہ حدیث ہے جس نے اس حدیث کو ضعیف کہا۔ وہ خود ضعیف ہے کیونکہ اس نے علم کے بغیر بات کی اور میں سمجھتا ہوں کہ ضعیف انھوں نے کہا ہوگا کہ جو حدیث کو اپنی عقل کے مطابق پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں اگر عقل کے مطابق ہو تو صحیح ہے اگر عقل کے خلاف ہو تو ضعیف کیونکہ بہت سارے لوگوں کا ایمان کمزور ہے۔ باوجود یہ کہ وہ اپنے آپ کو دین کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ تو ہر وہ حدیث کہ جو بخاری و مسلم میں ہے اس پر علماء حدیث میں سے کسی نے نقد نہیں کیا تو یہ حدیث بھی یقیناً ثابت ہے۔

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ البانیہ

احادیث کے علل اور روایات پر نقد کا بیان صفحہ: 291

محدث فتویٰ